[This question paper contains 4 printed pages.]

Sr. No. of Question Paper : 299 **F** **Your Roll No..............**

Unique Paper Code : 214367

Name of the Paper : Urdu A

Name of the Course : **B.A. Programme**

Semester : III

Duration : 3 Hours Maximum Marks : 75

Instructions for Candidates

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح کیجیے۔ سیاق وسباق کا حوالہ بھی دیجیے۔ **10**

(الف)

شام ہوتے ہوتے بازار اتنا بھرا کہ تل رکھنے کی جگہ نہ رہی۔ تھالی پھینکو تو سروں سر جائے۔ مغرب کی نماز کے بعد ہی جھرنے سے نفیری کی آواز آئی لیجیے پنکھا اٹھا۔ اب ہر شخص ہے کہ جھرنے کی طرف جا رہا ہے۔ کچھ جارہے ہیں کچھ واپس آرہے ہیں۔ ریلے پر ریلہ پڑ رہا ہے۔ جو ذرا دم خم والے ہیں، وہ ان جھٹکوں کو سینہ اور پشت پر سہہ رہے ہیں۔ جو ذرا کمزور ہیں وہ یہ کہہ کر ایک طرف ہٹ جاتے ہیں کہ ارے بھئی جانے بھی دو، کون اس بلا میں پڑے۔ آگے چل کر پنکھا دیکھ لیں گے۔ پنکھا جھرنے سے اٹھا۔ شمسی تالاب سے ہوتا ہوا مہرولی کی سڑک پر آیا۔ یہاں پہلے ہی سے مشعلیں، لالٹینیں، گلاس، ہانڈیاں، فانوس اور دیوار گیریاں جل چکی تھیں۔ روشنی ایسی تھی گویا دن نکلا ہوا ہے۔

(ب)

سرسید کے جس قدر کارنامے ہیں اگرچہ رفارمیشن اور اصلاح کی حیثیت ہر جگہ نظر آتی ہے لیکن جو چیزیں خصوصیت کے ساتھ ان کی اصلاح کی بدولت ذرّے سے آفتاب بن گئیں ان میں سے ایک اردو لٹریچر بھی ہے۔ سرسید ہی کی بدولت اردو اس قابل ہوئی کہ عشق و عاشقی کے دائرے سے نکل کر ملکی، سیاسی، اخلاقی، تاریخی ہر قسم کے مضامین اس زور اور اثر، وسعت و جامعیت، سادگی اور صفائی سے ادا کرسکتی ہے کہ خود اس کی استاد یعنی فارسی زبان کو آج تک یہ بات نصیب نہیں۔ ملک میں آج بڑے بڑے انشا پرداز موجود ہیں جو اپنے مخصوص دائرۂ مضمون کے حکمراں ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک شخص بھی نہیں جو سرسید کے باراحسان سے گردن اٹھا سکتا ہو۔

P.T.O.

۲۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی چار اشعار کی تشریح کیجیے شاعر کا نام بھی بتائیے۔ 10

تیری محفل سے اُٹھاتا غیر مجھ کو کیا مجال
دیکھتا تھا میں کہ تونے بھی اشارا کر دیا

دل کو سکون، روح کو آرام آگیا
موت آگئی کہ دوست کا پیغام آگیا

مجھے دیں نہ غیظ میں دھمکیاں، گریں لاکھ بار یہ بجلیاں
مری سلطنت ہے یہی آشیاں مری ملکیت یہی چار پر

ظلمت و نور میں کچھ بھی نہ محبت کو ملا
آج تک ایک دھندلکے کا سماں ہے کہ جو تھا

پھر ہیں وہی اُداسیاں پھر وہی سونی کائنات
اہلِ طرب کی محفلیں رنگ جما کے رہ گئیں

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

اچھا ہے اہلِ جور کیے جائیں سختیاں
پھیلے گی یونہی شورشِ حبِ وطن تمام

ہر گھڑی شمع کو ہے فکرِ ثواب
یہ بھی اِک طرح کا عذاب ہے

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصے کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی کیجیے۔ 10

(الف)

آفاق کے ہر گوشہ سے اٹھتی ہیں شعاعیں بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش
اِک شور ہے مغرب میں اجالا نہیں ممکن افرنگ مشینوں کے دھوئیں سے ہے سیہ پوش
مشرق نہیں گو لذتِ نظارہ سے محروم لیکن صفتِ عالمِ لاہوت ہے خاموش
پھر ہم کو اسی سینۂ روشن میں چھپا لے
اے مہرِ جہاں تاب نہ کر ہم کو فراموش

(ب)

کیا ان کو خبر تھی؟ زیر و زبر رکھتے تھے جو روحِ ملت کو
اُبلیں گے زمیں سے مارِ سیہ، برسیں گی فلک سے شمشیریں
کیا اُن کو خبر تھی؟ سینوں سے جو خون چرایا کرتے تھے
اک روز اسی بے رنگی سے جھلکیں گی ہزاروں تصویریں
کیا ان کو خبر تھی؟ ہونٹوں پر جو قفل چڑھایا کرتے تھے
اِک روز اسی خاموشی سے ٹپکیں گی دہکتی تقریریں
سنبھلو! کہ وہ زنداں گونج اٹھا، جھپٹو! کہ وہ قیدی چھوٹ گئے
اُٹھو! کہ وہ بیٹھیں دیواریں، دوڑو! کہ وہ ٹوٹیں زنجیریں

۴۔ سرسید نے اپنے مضمون 'دنیا بہ امید قائم ہے' کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے۔ تفصیل سے لکھیے۔ 10

یا

شبلی نعمانی کی ادبی خدمات پر ایک مضمون لکھیے۔

۵۔ حسرت موہانی کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجیے۔ 10

یا

فراق گورکھپوری کی غزل گوئی پر ایک مضمون لکھیے۔

۶۔ اقبال کی نظم شعاعِ امید کا مرکزی خیال لکھیے۔ 10

یا

جوش ملیح آبادی کی نظم گوئی کی خصوصیات بیان کیجیے۔

۷۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی تین کی مختصر تعریف لکھیے۔ 15

مقفّٰی نثر، قصیدہ، غزل، مرثیہ، نثرِ مرجز، رباعی